



روزنامہ الفضل لاہور

مورخہ ۴ جون ۱۹۵۶ء

# فرقہ وارانہ تلخ واقعات

حال میں جو فرقہ دارانہ تلخ واقعات ہوئے ہیں۔ ان کے متعلق معاصر تسلیم نے بھی ایک اور اہم نوٹ لکھا تھا۔ تسلیم نے جو کچھ لکھا تھا اس کے ایک حصہ پر ایلاز ہوسٹل اسلامک کالج کے ایک طالب علم نے اعتراض کیا ہے۔ اور معاصر نے ادارتی نوٹ میں اس کے جواب دیا ہے طالب علم کا اعتراض اور معاصر کا جواب دونوں ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

ایک طالب علم "ایلاز ہوسٹل اسلامک کالج لاہور سے لکھتے ہیں۔

"۱۶ نومبر کے تسلیم نے آپ کا ادارہ "ایک تشریحات صوبہ" حال "پڑھا۔ آپ نے اس میں خبر سے جو نتیجہ اخذ کیا ہے۔ اور جو دلیل کی ہے اس سے کسی کو اختلاف نہیں ہو سکتا۔ لیکن ادارے کے مدیران میں آپ نے دیوبندی و بریلی حضرات کی کئی کئی چیزیں کی ہیں۔ یہ شاید غیر محسوس طور پر (PARTIAL) ہوگی ہے۔ جس کی آپ سے توقع نہیں تھی۔ آپ نے لکھا ہے کہ ".... چنانچہ ہم نے آج تک نہیں لکھا کہ دوسرے ملک کے کسی شخص نے بھی تجھے اور تیرے ذویہ ان مسائل کا فیصلہ کیا ہو۔ یا ان مسائل کی وجہ سے کھانگو کا قرا اور دائرہ اسلام سے خارج اور خارجہ قتل ٹھہرا دیا ہو۔"

مگر تجھ پر کا پتلا حصہ اگرچہ درست ہے لیکن دوسرے حصہ کے متعلق یہ عرض ہے کہ مجھے بارگ جامع مسجد مبارک میں جمع پڑھنے کا موقع ملا ہے۔ اور دہلی کے خطیب صاحب ہمیشہ چھپتے چھپتے مسائل پر بریلی حضرات پر تہمی اعتراضات کرتے اور فقرے جنت کرتے ہیں جن کی آپ نے لکھی ہے۔ ابھی پچھلے جمعہ کے

خطبہ میں انہوں نے تراویح کی رکعتوں کا مسئلہ لیا۔ اور حضرت عمرؓ کے اس واقعہ کو جس میں انہوں نے ایک منافق کو اس دم سے قتل کر دیا تھا۔ کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے مقدمے کا فیصلہ کرنے کے بعد پھر ان سے فتویٰ لینے آیا تھا۔ دلیل بنا کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ رسول اللہ کے طریقے سے ہٹنے والا مرتد اس لئے واجب القتل ہے۔ یہ یاد رہے کہ سیاق و سباق میں تراویح کی رکعتوں کا مسئلہ تھا۔ اس واقعہ کی تفسیر کر سکتے ہیں اور خود بھی یہاں کے جمعہ میں شریک ہو سکتے ہیں۔" یہ تو آپ کو بھی معلوم ہوگا کہ جامع مبارک الحمد للہ کئی کئی مرتبے اور خاصہ مرکزی حقیقت لکھتی ہے۔ اگر اس میں ایسا تقریریں ہوتی ہیں اور انی الواقع ہوتی ہیں تو آپ کو ماننا پڑے گا کہ آپ نے مندرجہ بالا فقرہ کا دوسرا حصہ بالکل متعصبانہ انداز سے لکھا ہے۔

جہاں تک ادارے کا تعلق ہے وہ ہماری سمجھت پر مبنی تھا۔ اگر کوئی نکتہ نے اس کے خلاف کوئی بات لکھی ہو تو اس کے لئے ضروری نہیں کہ وہ ہمارے کافروں تک بھی ضرور پہنچے ہو۔ ہم نے مسجد مبارک میں بیسیوں جمعے پڑھے ہیں۔ مگر ہم نے کسی خطیب کی زبان سے یہ نہیں سنا کہ فقہی مسلک کی بنا پر کسی شخص کو کافر قرار دیا گیا ہو۔ اور اسلام سے خارج قرار دیا گیا ہو۔ اور واجب القتل ٹھہرا دیا گیا ہو۔ ہر حال علم نے مکتوب میں اس درجہ کو دیا ہے۔ اور اس میں درج الامم کی تردید یا توضیح کرنا متعلقہ لوگوں کا کام ہے۔ (تسلیم ۲۹ نومبر ۱۹۵۶ء)

طالب علم نے ایک چشم دید واقعہ بیان کیا ہے۔ اور کوئی وجہ نہیں کہ اس کی یہ بھی تفسیر کر دی جائے۔ ہمارا ذاتی تجربہ ہے اور

حقیقت یہی ہے جو طالب علم کے چشم دید واقعہ سے ظاہر ہوتی ہے۔ بریلیوں کے خلاف دیوبندی نے بھی کئی اختلافات کی بنا پر اس قسم کے فتوے دے رکھے ہیں۔ جس طرح کے فتوے دیوبندیوں نے دیوبندیوں کے خلاف دے رکھے ہیں۔ اور دونوں طرف سے اب بھی ایک دوسرے کے خلاف ذرا ذرا سی بات پر ایسی باتیں لڑتے رہے جاتی ہیں۔ جن کا ماحصل دوسروں کی تکفیر ہوتا ہے۔ اور ارتداد کی بنا پر ایک دوسرے کو واجب القتل ٹھہرایا جاتا ہے۔

ہمارے اہل علم حضرات خواہ دیوبندی ہوں یا بریلی اہل حدیث ہوں یا حنفی شیعہ ہوں یا سنی گروہ چند صدیوں سے فرقہ دارانہ جنگ و جدال میں لڑتے چلے آ رہے ہیں۔ ہماری دانست میں یہ بھلائی دوسری باتوں کی طرح لغو ارتداد اور اس کی سزا کے مسئلہ کو نہ سمجھنے کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے اور مشکل یہ ہے کہ ہم دین کے بڑے بڑے دعوے رکھنے والے بھی لغو ارتداد کی سزا قتل کو شریعت اسلام کا ایک طے شدہ مسئلہ سمجھنے پر مصر ہیں۔ چنانچہ تسلیم کے اس ادارے میں صاف صاف لفظوں میں کہا گیا ہے کہ اسلام میں ارتداد کی سزا قتل ہے۔ صرف اتنی رعایت کر دی گئی ہے کہ مرتد کی سزا صرف عدالت ہی دے سکتی ہے۔ عوام کو قانون اپنے ذہن پر نہیں لینا چاہیے۔ حالانکہ تسلیم والوں نے ابھی پاکستان کے موجودہ دستور کو اسلامی دستور تسلیم کیا ہے۔ جن میں مرتد کی سزا قتل کو لکھی گئی ہے۔ یہ قرار دیا گیا ہے۔ کہ ہر شخص جو چاہے دین اختیار کر سکتا ہے۔ تسلیم والوں کی طرف سے اس کا جواب شاید یہ دیا جائے گا۔ کہ انہوں نے پاکستان کے موجودہ دستور کو مکمل اسلامی دستور تسلیم نہیں کیا۔ مگر وہ اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتے۔ کہ موجودہ دستور میں ان کے مفروضہ کے بالکل الٹ دفعات موجود ہیں۔ اور ایسی صورت میں ایک ایسے نازک واقعہ

پر بحث کرتے وقت اپنے مفروضہ کی بنا پر یہ کہہ دینا کہ اسلام میں ارتداد کی سزا قتل ہے۔ پرے سے دور کی بے احتیاطی ہے۔ عوام جو علماء کی اشتغال انجیر تقریروں سے تھک کر انہوں سے اپنے ہاتھ پر لینا چاہتے یا نہ لینا چاہتے کے خیال سے شریعت اسلام کے مفروضہ بالا اصول کے پیش نظر ایسے اقدامات سے باز نہیں رہ سکتے۔ بلکہ اس طرح خود اپنے ہاتھ میں ایک ہتھیار دینا ہے اور مزید ایسے واقعات کے لئے دروازہ کھولنا ہے۔

شاید ایلاز ہوسٹل کے طالب علم کو معلوم ہے کہ مروددی صاحب نے لغو ارتداد کی سزا قتل ثابت کرنے کے لئے ایک مستقل رسالہ بھی تصنیف فرمایا ہے اور حضرت روزہ الشیخ کا ایک تقریبی گزشتہ اشاعت میں شائع ہوا ہے اس نے پڑھا ہوگا۔ کہ کوئی شخص مروددی صاحب کے اصول قتل مرتد کے متعلق *Muslim world* میں جو ایک نہایت متعصب مسلمان عالم تھا۔ امریکہ سے انگریزی میں شائع ہوتا ہے ایک مضمون بھی شائع کر رہا ہے۔

ماہنامہ مسلم ورلڈ (*Muslim world*) مشہور ماہنامہ اسلام پادری ذمہ دار ہے جس نے اپنی تمام عمر مخالفت اسلام میں صرف کی ہے جاری کیا تھا پادری ذمہ دار نے خود ایک کتاب (*Apostasy in Islam*) "اسلام میں ارتداد" لکھی ہے۔ جس میں ہر دم خود ارتداد کی سزا قتل ثابت کرنے کے دین اسلام کے خلاف ایک نہایت حکم دین قائم کی ہے۔ اب اسی شخص کے جاری کردہ ماہنامہ میں مروددی صاحب کا مضمون متعلقہ ارتداد شائع ہونے والا ہے یا ہو چکا ہے۔ اندھے کو کی جاہلیہ دو آنکھیں۔ ایک مسئلہ اسلام دینی عالم کی تائید مخالفین اسلام کے لئے کتنی تقویت کا باعث ہو سکتی ہے اور وہ فخر سے کہہ سکتے ہیں کہ وہ متفق گردیداروں کو برعکس بارگاہ

(باقی صفحہ پر)

جو لوگ اس کی مخالفت پر ادا رہیں یا ادا نہ ہوں گے۔ انہی سنت کے مطابق ان کے ہاتھ سونے خسران اور نامرادی کے اور کچھ نہیں آئے گا۔

یہ تو مقام شکر اور امتنان ہے اللہ تعالیٰ نے جو بطور وحی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو فرمایا ہے کہ

اتخذوا التوحید التوحید یا ابتداء الفلاس۔

یہ حکم بغیر وجہ کے نہیں ہو سکتا بلکہ اس سے صاف ظاہر ہے کہ دین کی خاص خدمت اور اس کی توحید پھیلانے کے لئے اسی ذریت سے کام لیا جائے گا جس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ہی بشارت دے دی تھی۔ بلکہ اور کئی جگہ انبیاء اور اولیاء کی طرف سے اس بشارت کا ذکر موجود ہے اس پر بجائے شک کو لاد ہونے کے۔

اور اس پیشینہا احسان کا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام ادا آپ کے خاندان نے ہم پر کیا ہے۔ احسان مند ہونے کے سزاوار نعمت کرنا یا اس کے خلاف نفعین و حسد رکھنا۔ یقیناً بد نصیبی کی علامت ہے۔ لہذا خلافت حقہ کے مخالفین کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے کہ خدا تعالیٰ نے یہ سلسلہ خلافت حسب وعدہ قائم فرمایا ہے۔ اس لئے جو لوگ اس کی حمایت میں کھڑے ہوں گے۔ ان کے ساتھ خدا تعالیٰ کی نصرت کا وعدہ نامید ہوگا۔ اور

# خلافت کی اہمیت

از مکرمہ خلیفہ صلاح الدین احمد صاحب

(۲)

کو جزا دیتے ہیں۔ جن کا صاف یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ انبیاء و علیہم السلام کو بطور وجہ اور جزاء کے ان کی اولاد میں نبوت یا خلافت عطا فرماتا ہے اور ان کو اپنی جناب سے الوعزم اور اہم کام کے لئے ہدایت فرماتا ہے اگر اس پر اعتراض کیا جائے تو اس کا یہ مطلب ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے انبیاء اور اولاد میں جو انعام فرماتا ہے۔ اس پر اعتراض ہے۔ جب کہ ایک مومن کے لئے سب سے بڑی نعمت جو اس کو دوڑوں جہازوں میں سرخرو کرتی ہے وہ متاع ایمان ہی ہے۔ اور اگر اس کو یہ نعمت خدا تعالیٰ نے اپنی سنت کے بموجب ایسے خاندان کے ذریعہ ہم پہنچانے جس کے لئے ان سے خود ہدایت کا سامان بطور وجہ کے فرمایا ہو تو یہ اللہ تعالیٰ کا احسان اور اعتراض کس طرح ہو سکتا ہے۔

آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ یہ پیش گوئی پوری ہوئی۔ مگر افسوس ہے ان لوگوں پر جو بجائے سجدت شکر بجلائے اور اس اولاد کے پھیننے چھوڑتے تھے اور دینی خدمت میں سب سے بڑھ کر قدم مارنے کو دیکھ کر خوش ہونے کے اعتراض پر اعتراض کرتے ہیں۔

ان لوگوں کو دوسرا اعتراض یہ ہے کہ حضرت محمود ابراہیم اللہ تعالیٰ کو منصب موعود سے کیوں نوازا گیا۔ اور اس پیش پا خدمت کا موقع حضرت مسیح پال علیہ السلام کے منتخب جگہ کو کیوں ملا۔ مگر یہ تو اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ بلکہ ایسے اندھیرے وقت میں جب کہ مٹھی بھر جاہل کو کھانا کھانے کی آندھیوں اور فوٹوں سے پالا پڑ چکا تھا۔ ایسے اولاد الوعزم امام کا عطا کرنا خدا تعالیٰ کے بہت بڑا احسان تھا کہ جس کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ نصرت

اس بیٹے کو بچانا چلا جاتا ہے بلکہ چار دوام عالم میں اعلیٰ کے کلمہ اللہ کی توفیق بھی ہے اور آپ کی برکت سے وہ پیش گوئی پوری ہو رہی ہیں۔ جو کل تک مخالفین کے لئے استنزار اور منی کا موجب تھیں۔ بلکہ یہ برکت تو عین انہی سنت کے مطابق نازل ہوئی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق فرمایا ہے۔

رہبنا لہ الملقح ویعقوب ذکلا ہدینا ونوحا ہدینا من قبل ذذیتہ داؤد وسیلمن داؤد ویوسف موسیٰ و ہارون ذکواللہ یجزی المحسنین۔ (الانعام ۸۶)

یعنی جسے حضرت ابراہیم کو الملقح اور یعقوب بطور وجہ کے عطا کئے اور ان کو اپنے خرد ہدایت دی اور ان سے پہلے لہو کی ہدایت دی۔ اور اس کی اولاد میں سے داؤد و سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسیٰ اور ہارون کو ہدایت دی۔ چنانچہ اسی طرح ہم مسیحین

## ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

### بیعت کا حقیقی مقصد

بیعت کا لفظ بیع سے مشتق ہے۔ اور بیع اس باہمی رضامندی کے معاملہ کو کہتے ہیں۔ جس میں ایک چیز دوسری چیز کے عوض میں دی جاتی ہے۔ سو بیعت سے یہ فرض ہے کہ بیعت کرنا اپنے نفس کو بیع اس کے تمام لوازم کے ایک ممبر کے ہاتھ میں اس عوض سے بیچنے کا نام ہے۔ لہذا اس کے عوض میں وہ معارف اور برکات کا مل حاصل کرے۔ جو موجب معرفت اور نجات اور رضامندی باری تعالیٰ ہوں۔ اس کے ظاہر ہے کہ بیعت صرف تو یہ منظور نہیں کیونکہ ایسی تو یہ تو ان بظور خود بھی کر سکتا ہے بلکہ وہ معارف اور برکات اور نجات منقسمہ ہیں۔ جو حقیقی تو یہ کی طرف کھینچتے ہیں بیعت سے اصل مدعا یہ ہے کہ اپنے نفس کو اپنے رہبر کی غلامی میں دیکر وہ علوم و معارف اور برکات اسکے عوض میں لے جس سے اپنا فوری ہر۔ اور معرفت بڑھے اور خدا تعالیٰ سے متعلق پیدا ہو۔ اور اسی طرح دنیوی جہنم سے رہا ہو کر آخرت کے دوزخ سے خلاص نصیب ہو۔ اور دنیوی دنیا میں سے شفا پا کر آخرت کی نایمانی سے بھی امن حاصل ہو۔ سو اگر اس بیعت کے ثمرہ دینے کا فی مرد ہو۔ تو سخت بد ذاتی ہوگی۔ کہ کوئی شخص دانستہ اس کے اعراض کرے۔ (مترجمہ دارالافتاء)

## مجلس انصار اللہ کی توجہ کیلئے

### ضروری اعلان

دو خلافت حقہ اسلامیہ اور اسلامی نظم اور اس کا پس منظر، ہر دو کتب کے امتحان کی تاریخ ارجحائی مشہور مفرد ہو چکی ہے۔ امتحان میں دو ماہ سے بھی کم عرصہ رہ گیا ہوا ہے۔ اور کین انصار کو کتب کے امتحان کے لئے پوری تیاری کرنی چاہیے۔ چونکہ اور کین انصار۔ میں ذمہ دار حافظہ کی مدد کے بہت ہی محتاج ہوتے ہیں۔ اس لئے انہیں چاہیے کہ ان ہر دو کتب کو امتحان ہونے تک بار بار پڑھیں اور زیر مطالعہ رکھیں تا ان کے مضامین پر پوری طرح عبور ہو جائے اگر کسی انصار نے اپنی کسی عدم رغبت یا کمی اور وجہ سے۔ ان کتب کا ایسی تک مطالعہ شروع نہ کیا ہو۔ تو فوراً شروع کر دینا چاہیے۔ وقت بہت تنگ اور رہ گیا ہے۔ زخمی جان انصار کو بھی چاہیے۔ کہ وہ اپنے طور پر۔ مقامی اور کین انصار کے متعلق اس بارے میں جائزہ لیتے ہیں۔ اور بار بار توجہ دلاتے ہیں۔

۱۔ جن دعمار صاحبان نے ابھی تک امتحان دینے والوں سے۔

۲۔ ان کی خبر سنیں۔ کھل کر کہ نہ بھجوائی ہوں وہ عیب بھجوائیں۔

(قائد عمومی مرکز یہ انصار اللہ دہرہ)

## پاکستان ایئر فورس

مندرجہ ذیل ریڈوں میں بطور ممبرانہ کے لئے اسامیاں خالی ہیں۔

۱۔ گروپ دوم ٹریڈ۔ میٹرک ڈسٹ ڈیپنڈنٹ یا اس لئے دلاسکیڈ ڈیپنڈنٹ

۲۔ گروپ سوم ٹریڈ۔ میٹرک

۳۔ چارڈم۔

۴۔ پنچم۔

۵۔ آئٹھویں (ایئر بی)

۶۔ امردوران خوری در خواستیں۔

۷۔ بیس بیگ ادا کرائی کے لئے ایف اے کے کھٹا فر صاحب سے مندرجہ ذیل میں سے کسی دفتر بھرتی میں ملیں۔

۸۔ ایم ایف ڈی لاہور یا مال

۹۔ ڈی ایف ڈی یا ۱۹ نارتھ سٹریٹ لاہور

پ۔ ٹ۔ ۲۶



# دو دنوں میں یومِ خلافت کے موقع پر

## علمائے سلسلہ کی ایمان افروز تقریریں

(۴)

ہیں لیکن ہر یوں معلوم ہوتا ہے کہ جماعت میں ایک تفرقہ مسلط ہو گیا ہے۔ یعنی جیسے دنیا تفرقہ کا نام دیتی ہے۔ دراصل اس کے ذریعہ امت مسلمہ کے از سر نو اتحاد کی بنیاد ڈالتا ہے۔ اور ساری قوم ایک عرصہ کے بعد پھر ایک ہی مرکز اور ایک ہی ہاتھ پر جمع ہو جاتی ہے۔ دوسری قسم کا تفرقہ وہ ہے۔ جو اتحاد پیدا کرنے کے لئے نہیں بلکہ پہلے سے قائم شدہ اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کے لئے برپا کیا جائے۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے بتایا کہ غیر مبایعین نے جو تفرقہ ڈالا ہے وہ کئی اہام کی بنا پر نہیں ڈالا۔ اس لئے ان کا یہ تفرقہ فتنہ کے ذیل میں آتا ہے۔

آگے چل کر آپ نے واضح فرمایا کہ ان کے اس تفرقہ کی بنیاد و دلائل پر ہے۔ اول پہلے امام سے غداری دوسرے موجودہ امام سے بغض و کینہ۔ پہلے امام یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے غیر مبایعین کی غداری پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے غیر مبایعین کے بعض چوٹی کے آدمیوں کی تقریرات اور بیانات پیش کر کے بتایا کہ ان لوگوں نے پہلے تو حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کو حسب وصیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کا دارالخلافت امام تسلیم کیا۔ اور یہاں تک کہا کہ اب ہم حضرت خلیفۃ الاول رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں لاشہ بے جان کی طرح ہیں۔ وہ ہمیں جس طرح موٹا چاہیں موٹا سکتے ہیں۔ پھر جب حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی وصیت کھووائی اور اس میں اپنے جانشین کے متعلق بتایا کہ وہ کن کن صفات کا حامل ہو تو امیر غیر مبایعین نے حضرت خلیفۃ الاول رضی اللہ عنہ کے ارشاد کی تعمیل میں اسے خود پڑھا۔ اور تین دفعہ لوگوں کو پڑھ کر سنایا اور ہر مرتبہ یہی کہا کہ یہ وصیت بالکل صحیح ہے۔ اور کوئی بات ایسی نہیں جو سمجھنے سے رہ گئی ہو۔ لیکن ساتھ ہی درپردہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایّدہ اللہ تعالیٰ عنہ کا پہلا خطاب عام محرم صابزادہ مرزا اشرف احمد صاحب نے نہایت پر شوکت آواز میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایّدہ اللہ تعالیٰ عنہ بفرہ العزیز کا وہ پہلا خطاب عام پڑھ کر سنایا۔ جو حضور کے کلام میں مستحکم عقائد پر روشنی افروز کرنے کے بعد اجاب جماعت سے کیا تھا خطاب سننے کے بعد آپ نے اجاب جماعت کو اس اہم خطاب کی روشنی میں اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی طرت توجہ دلائی اور کامل اطاعت کا نونہ دکھانے کی اہمیت پر اترتے ہوئے فرمایا:

### خلافتِ ثانیہ اور فتنہ غیر مبایعین

محترم قاضی محمد رفیع صاحب لائبریری پرنسپل جامعہ احمدیہ نے "خلافتِ ثانیہ اور فتنہ غیر مبایعین" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا اور احادیث نبوی کی روشنی میں واضح فرمایا کہ نبی کا وجود جب اللہ جہلتا ہے۔ اور نبی کے بعد اس کے خلفاء جب اللہ کا درجہ رکھتے ہیں۔ جو لوگ جب اللہ کو چھوڑتے ہیں وہ تفرقہ اندازی اور فتنہ پیدا کرنے کا موجب ہوتے ہیں۔ چنانچہ غیر مبایعین نے خلافت کا انکار کر کے جب اللہ کو چھوڑا ہے۔ اور اس طرح وہ تفرقہ اندازی اور فتنہ پیدا کرنے کا موجب ہوئے ہیں۔

تفرقہ کی وضاحت کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ تفرقہ دو قسم کا ہوتا ہے ایک تفرقہ ایمنی ذات میں اچھا اور با برکت ہوتا ہے۔ اور ایک تفرقہ انتہائی معیوب ہونے والے معصیت کا درجہ رکھتا ہے۔ اول الذکر تفرقہ وہ ہوتا ہے جو ایمان کی پشت سے رونا ہوتا ہے۔ انبیاء معوث ہو کر ایک پیغمبر جماعت بناتے

### خلافتِ ثانیہ کے متعلق آسمانی شہادتیں

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجی نے ایک پرماتن تقریر میں خلافتِ ثانیہ کے متعلق آسمانی شہادتوں پر روشنی ڈالی۔ آپ نے آیتِ جلال کی نہایت لطیف تفسیر بیان کرتے ہوئے پہلے خلافت کی شرطیں اور اس کی علامات بیان فرمائیں اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تقریرات سے ثابت کی کہ سلسلہ احمدیہ کا خلافت کے نظام سے تو ازا جانا الہی مقدرات میں سے تھا۔ چنانچہ ایسا ہی ظہور میں آیا۔ اس کے بعد آپ نے خلافتِ ثانیہ کے متعلق آسمانی شہادتیں بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات سے ثابت فرمایا کہ اللہ تعالیٰ خلافت کے ذریعہ جماعت میں خادومت کا نمونہ دکھائیگا۔ اور لکھو ایمان لوگوں کو جماعت سے الگ کر دے گا۔ یہ ساری باتیں نہایت ثانیہ کے مبارک دور میں پورکی ہو کر مومنین کے لئے از یاد ایمان کا موجب ہوئیں۔ آپ کی مفضل تقریر الفضل کی آئینہ اشاعتوں میں شائع کی جائے گی۔ (آثار اللہ تعالیٰ)

### نہایت ضروری اعلان

امتحان ۲۱ جولائی ۱۹۵۶ء کو ہوگا

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایّدہ اللہ تعالیٰ عنہم العزیز کی منظوری سے اعلان کی جاتا ہے کہ رسالہ "خلافت حقہ اسلام" اور "اسلامی نظام کی مخالفت اور اس کے اس پر منظر" کا امتحان مورخہ ۲۱ جولائی ۱۹۵۶ء کو ہوگا۔ اسوار ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

تمام جماعتوں کے اہراء اور صد صاحبان اس بات کا اخطام فرمائیں کہ پوری باقاعدگی سے امتحان ہو سکے۔ نیز جلد اطلاع کی کہ امتحان کے پرچہ جات کس تعداد میں اور کس پتہ پر بھیجے جائیں۔

حاکم و ابوالعطا جالندھری پرنسپل جامعہ: خورشید زین

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی مخالفت شروع کر دی۔ اور آپ کی وفات پر سرے سے جماعت احمدیہ میں سلسلہ خلافت کے وجود سے ہی انکاری ہو گئے۔ یہ غیر مبایعین کی اپنے پہلے امام سے غداری تھی۔ اور یہ نہ ازری ہی دوسرے امام سے بغض و عقاد رکھنے کا موجب بنتی ہے۔

اس کے بعد محکم قاضی صاحب نے ثابت کیا کہ غیر مبایعین کے اختلاف کی وجہ نہ کوہد اسلام کا مسئلہ ہے اور نہ نبوت و خلافت کا مسئلہ۔ آپ نے ایک ایک مسئلہ کے متعلق ثابت کیا کہ یہ مسائل پہلے سے طے شدہ تھے۔ اور خود غیر مبایعین کا حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بغض و کینہ کے زمانے سے تک ان مسائل کے بارے میں وہی مسلک تھا جو جماعت مبایعین کا ہے۔ چنانچہ آپ نے خود غیر مبایعین کی متعدد تقریرات پیش کر کے اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی تصریحات پڑھ کر بتایا کہ کوئی ایک مسئلہ بھی تو ایسا نہیں جو پہلے سے طے شدہ موجود نہ ہو۔ یا جس کے بارے میں پہلے کسی قسم کا اختلاف پایا جاتا ہو۔ غیر مبایعین کی طرت سے یہ سب باتیں اصل حقیقت کو چھپانے کے لئے ہند ہیں گھڑی گئی ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ پیسے کے طالب تھے اور روپے پیسے پر تعرت چاہتے تھے چنانچہ ان کی وہ گتے صلح کی جو شرط لٹ بیٹھ گئیں۔ ان میں مسائل کے اختلاف کی بجائے دو پہے پیسے پر تعرت کا مطالبہ پیش کیا گیا۔ ظاہر ہے جس تفرقہ کی بنیاد پہلے امام سے غداری اور موجودہ امام سے بغض و کینہ نہ ہو۔ وہ نہایت ہی پر مٹی نہیں کھلا سکتا۔ اور وہ لازمی طور پر فتنہ کے ذیل میں ہی آتا ہے۔ آپ کی تقریر بہت جامع اور مدلل تھی۔ اور خاص طور پر پسند کی گئی ہے۔



# چند قابل توجہ اور مفید تجاویز ہمارا کام مکمل ہو جائیگا اور آپ لوگ مستحق ہوں گے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یکم مئی ۱۹۵۰ء سے اب صدر انجمن اعلیٰ کا تیسرا سال شروع ہو چکا ہے اور گذشتہ سال یکم مئی ۱۹۴۹ء تا ۳۱ مئی ۱۹۵۰ء کی اصل ہر حصہ آمد کے موصیٰ احباب سے معلوم کرنے کیلئے ان کی خدمت میں بھرتی نام لکھوائے جا رہے ہیں اور اخباری اشاعتوں کے علاوہ جھپٹوں کے ذریعہ بھی احباب کو توجہ دلائی جا رہی ہے کہ جب بھی ان کو یہ نام لے تو فریاد میں دن کے اندر اندر اس کو پُر کر کے واپس کر دیں تاکہ حسب نفاذ پھر جھپٹوں کے ذریعہ ان کو دوبارہ نام بھیجوانے پر زور نہ ہو۔ مگر مزمرہ کا مطالعہ بنا رہا ہے کہ جس قدر نام بھیجے جا چکے ہیں۔ ان کا پچیس فی صدی بھی واپس نہیں آ رہا ہے۔ اس لئے نظارت ہستی سقترہ کی امداد کے لئے مندرجہ ذیل چند تجاویز پیش کی جاتی ہیں۔

موصیٰ سہولت کو توجہ دلائیں۔  
پنجم: حصہ آمد کے موصیوں کی تعداد اس وقت تقریباً سات ہزار ہے اور ہر موصیٰ دو دستہ (فضل کا خیر اور نہیں ہے) اور یہ بھی واضح ہے کہ دفتر ہستی سقترہ کے جو اعلانات (فضل میں شائع ہو رہے ہیں وہ ہر موصیٰ کو جوہرہ دست نہیں پہنچتے۔ علاوہ ازیں ایک محتویٰ تعداد موصیوں کی دیہات میں ناخاندانہ ہے۔ تراویح و صحابہ پر اس نام کو پُر کرنے کی ضرورت واضح ہے کہ ذریعہ یہ بھی ہے کہ جو دستہ (فضل کے خیر اور نہیں) قطع نظر اس کے کہ وہ خود موصیٰ ہیں یا غیر موصیٰ) وہ اپنے موصیٰ احباب کو جو فضل کے خیر اور نہیں ہیں اپنی ملاقاتوں میں توجہ دلائیں کہ ان کو بھٹ نام مل چکا ہو (باجب بھی مل جائے) تو اسے پُر کر کے جلد دفتر کو واپس کر دیں تاکہ اس کے بعد ان کا سالانہ حساب تیار کر کے بھیجا دیا جائے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جہاں تک نظارت ہستی سقترہ کی آمد پڑھانے کا سوال ہے اس کا ایک ذریعہ بھٹ ناموں کا پُر کر کے واپس کرنا یا کرنا ہی ہے۔ اگر کسی دو دستہ کی طرف سے یہ نام پُر ہو کر واپس نہیں آتے تو نہ سیم نہیں ان کی دھولیوں کا حساب بھیج سکتے ہیں اور نہ ہی یہ معلوم کر سکتے ہیں کہ انہوں نے اپنی سالانہ آمد کا پورا حصہ اپنی وصیت کے مطابق ادا کر دیا ہے۔

۱۔ امر اور پریڈیٹ منٹ ماحبان جو احمدیہ مساجد میں خود امانت کا زمیندار کرتے ہیں وہ دفتر میں دو تین مرتبہ مختصر الفاظ میں موصیٰ احباب کو توجہ دلا دیا کریں کہ جن کے پاس دفتر سے نام بھیج چکے ہوں (باجب وقت بھی پہنچیں) وہ ان کو پُر کر کے جلد تر واپس کر دیں اگر وہ خود امانت نہیں تو صاحب اہل خانہ سے متوجہ ہوں ان کے ذریعہ اعلان کر دیا کریں۔

۲۔ امر اور صاحبان و پریڈیٹ منٹ صاحبان اپنی اپنی جماعت کے سیکریٹری دھابا کو ہیئت فراہم کرنے کے ذریعہ توجہ دلائیں۔ اور ان کو یہ تحریک کریں۔

۳۔ گذشتہ مجلس مشاورت میں جو موصیٰ احباب مختلف جماعتوں کی طرف سے منظور شدہ خالی ہوتے تھے ان پر دوسرا فریضہ عاید ہوتا ہے کہ اپنا بھٹ نام بھیج پُر کر کے واپس کریں اور اپنے دوسرے موصیٰ دستوں سے بھی واپس کر لیں۔

۱۴۹) میرے والد محترم صاحب مرحوم الدین صاحب پریڈیٹ منٹ جماعت احمدیہ سولہ سال سے دو سال سے بیمار ہیں۔ ڈاکٹروں کے مشورہ کے مطابق والد صاحب کو کوشن ہسپتال سیکولٹی میں داخل کر دیا ہے۔ بزرگان مسلمان صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔  
۱۵) ملک زینبہ اللہ سہیلانی منٹ سولہ سال صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

۴۔ امر اور پریڈیٹ منٹ صاحبان مقامی صدر لبریا اخبار کو بھی تحریک کریں کہ وہ بھی اپنے حلقے میں حصہ ادا کر لیں۔

## تحریک جدید کے بقایا دار

۲۶۶  
بیاد راست دلدہ کرنے والے ایک دوست جو شروع تحریک سے اپنی اور اپنی اہلہ صاحبہ کا چندہ ادا کرتے آ رہے ہیں۔ سال رواں میں انہوں نے اپنے تین بچوں کو بھی خالی کیا اور ان کو ۱۲۲۷ روپیہ واجب الادا ہو گیا۔ کیونکہ اس میں کچھ گذشتہ سال کا بقایا بھی تھا۔ انہوں نے یہ رقم بذریعہ بینک چیک ارسال فرمادی۔ جس کا اسم اللہ (حسن الجنتہ) اور۔ اکثر تعالیٰ قبول فرما کر نعم البدل دے اور ہمیشہ رہنمائی فرمائیں کہ توفیق عطا فرمائے۔ آمین  
جن احباب کے ذمہ کچھ بقایا ہے۔ وہ اپنے سال رواں کے ساتھ بقایا بھی ادا فرمائیں مگر ۱۰ جون سے قبل مرکزی دفتر داخل ہو جائے تا اس مئی چوہماہ کے (دیکھیں مال مال ہونے)

## درخواستہ دعا

- (۱) میرا بھائی رشید احمد انور قریب ایک ہفتہ سے بیمار ہے بخار و زکام بیمار ہے احباب اس کا دل بھرتی کر کے روز دن سے دعا فرمائیں۔ بشیر احمد دارالین ریلوے۔
- (۲) میری بھانجی نسیم اختر قریباً ایک ماہ سے سخت بیمار ہے احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ سے صحت کا مدد عطا فرمائے۔ آمین سید انور گیلانی مینار الاسلام پورہ۔
- (۳) نور محمد ۲۹ سے اسی ماہ سے بیمار ہے۔ میرا بھائی سید سعید علی ام۔ ۱۷ انگلش کا امتحان دے رہا ہے۔ نیز خاکا ڈاٹ اپنے محلہ کا ایک امتحان دیا ہوا ہے۔ محمد بزرگان سندھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم دونوں کو نمایاں کامیابی سے نوازے۔ نذیر احمد۔ دفتر سی۔ ایم۔ اے۔ لاہور چھانڈی۔
- (۴) میرے بھائی خالد حسین اسالی انجینئرنگ کالج کا آخری سال کا امتحان دے رہے ہیں بزرگان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ شاہدہ بیگم بنت حامد حسین صاحبہ شاہراہ چمن پورہ۔
- (۵) میری چھوٹی بچی صفیر کی دن سے بیمار ہے۔ میں خود بھی بعض مشکلات میں ہوں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ سید سجاد احمد فضل الیٰ ابن میکسٹل ٹرڈنڈی ٹائٹلڈ۔
- (۶) خاکسار الامتلاکات میں مبتلا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ عالم الدین۔ حورہ۔ ڈاک خانہ خاصہ صلحہ قوامشاہ سندھ۔
- (۷) خاکسار چوہانیک پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان سے نجات دے۔ آمین۔ ایم۔ اے۔ لطیف بیگ۔ لاہور۔
- (۸) ہمارے مقدر کی توجہ سے ۶ جون کو تاریخ کا صحت ہے۔ جماعتیں جاری کا بیان کے لئے دعا فرمائیں۔ جماعت احمدیہ کھنڈ سندھ۔
- (۹) فضل الرحمن صاحب میرزا تاجی عبدالرحمن صاحب بخار سے بیمار رہا ہے۔ اب بخار سے توفیق ہے لیکن کمزوری تا حال باقی ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے۔
- (۱۰) کوکم ملک عبدالملک صاحب عبدالکریم روڈ لاہور کے دو صاحبزادے عبدالماجدان A.M.I.E (لڈن) کیلینک انجینئرنگ اور عبدالمنان صاحبان C.S.D انجینئرنگ پنجاب یونیورسٹی کے امتحانات میں شامل ہونے ہیں۔ اور صاحبزادہ امیر اے (علی) خانیل کا امتحان دے رہی ہے۔ میرزا ملک صاحبزادے سے نصیحت۔ امین سی کا امتحان دیا ہوا ہے۔ احباب جماعت ان سب کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ فضل کریم۔
- (۱۱) میرے بھائی بشیر احمد جیل نے بی۔ اے کا امتحان دیا ہے۔ احباب نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں نیز میری خالہ جان اور آپا جان بخاریں۔ ان کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ زبیرہ خاتون شفقت بنت حکیم محمد عبدالرشید صاحب ڈیر روڈ جھلم۔
- (۱۲) حکیم محمد لطیف صاحب حافظ آباد کا ایک مقدرہ صحتات میں ہے۔ درست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ باسلامت بریت فرمائے۔ (عطا محمد۔ بی۔ بی۔ ای۔)
- (۱۳) میری بیٹی عزیز بی بی نسیم اختر اور بیٹا عزیز محمد لطیف دونوں ایم اے اور فرسٹ کلاس کا امتحان دے رہے ہیں۔ بزرگان دین و درویشان قادیان ان کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ محمد نعیم بشاد صدر۔
- (۱۴) خاکسار ایک ہفتہ سے معذہ میں زخم کی وجہ سے کوئی چیز نہیں کھا سکتا اور کمزوری حد درجہ بڑھ گئی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ ملک رشید الدین انور مجاڑ سلم ہائی سکول ٹھٹھری۔
- (۱۵) چوہدری فتح علی صاحب چھوٹا ڈی حورہ دار سے لنگوں کی شدید بیماری میں مبتلا ہیں۔ چلنے پھرنے سے معذور ہیں۔ احباب دعا کے لئے صحت فرمائیں۔ ناصر احمد خان محمد ذکیہ کٹر سی۔ جماعت احمدیہ کھنڈ سندھ۔

